

استشراق اور مستشرقین سے متعلق ایڈورڈ سعید اور ابن وراق کی آرا کا تحقیقی جائزہ

A Critical Research Review of Edward Said's and Ibn Warraq's Views on Orientalism and Orientalists

Muhammad Usman

Lecturer, Department of Islamic Studies, Edwardes College Peshawar

Fawad Khan

Lecturer, Department of Islamic Studies, Edwardes College Peshawar

Abstract

With the rise of Islam, interactions with Christian and Jewish communities were often shaped by political conflict, military confrontation, and ideological opposition; however, over time it became apparent that direct confrontation was ineffective in influencing Muslim societies, leading Western scholars to engage in systematic study of Islamic sources, history, and civilization—an intellectual enterprise that later developed into what is known as Orientalism. Within this tradition, three broad orientations of Orientalists can be identified: first, those whose deep engagement with Islamic studies ultimately led them to embrace Islam, such as Martin Lings and Maurice Bucaille; second, those who did not convert but offered balanced and sympathetic interpretations of Islam, defending it against misrepresentations and critiquing earlier Orientalist biases, including scholars such as Edward Said and Karen Armstrong; and third, those who adopted a polemical and hostile approach, portraying Islam as an inherently violent religion and questioning the authenticity of its Prophet and foundational teachings. This study analyzes these three orientations in order to demonstrate the diversity within Orientalist discourse and to assess its intellectual and ideological implications for the academic study of Islam.

Keywords: Orientalism, Orientalist Scholarship, Islam and the West, Edward Said, Critiques of Islam

جب سے استشراق کی ابتداء ہوئی ہے مستشرقین کی تین جماعتیں سامنے آئیں ہیں، ایک وہ انصاف پسند مستشرقین جن نے اسلام کا مطالعہ کیا اور اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی ذات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا جیسکہ مائٹن لنگز اور مورس بوکائی وغیرہ۔ دوسری مستشرقین کی وہ جماعت ہے جس نے اسلام کو قبول نہیں کیا لیکن اسلام کا بھرپور دفاع بھی کیا اور اسلام کو خراج تحسین بھی پیش کیا مثلاً: کرن آرم اسٹرانگ اور پروفیسر ایڈورڈ سعید وغیرہ۔ تیسری جماعت ان مستشرقین کی ہے جن نے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی ذات مبارک پر شدید اعتراضات کیے ہیں اور اسلام کو ایک دہشت گرد مذہب ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

ابن وراق کا تعارف:

ابن وراق ایک قلمی نام ہے مصنف کی پیدائش 1946ء میں انڈیا راجکوٹ میں ایک مسلمان گھرانے میں ہوئی۔ کم عمری میں ہی والدین وفات پا گئے تھے۔ 19 سال کی عمر میں اسکات لینڈ کا سفر کیا اور وہاں یونیورسٹی آف ایڈنبرگ میں عربی اور اسلامک اسٹڈیز کی تعلیم پر و فیئر منگمری واٹ سے حاصل کی، بعد از گریجویشن 1982ء میں فرانس منتقل ہو گیا اور وہاں ایک انڈین ریسٹورنٹ کھول لیا۔

1988ء امرتد اسلام سلمان رشدی کی کتاب The Satanic Verses کے منظر عام پر آنے کے بعد ابن وراق نے بھی دہریت قبول کر لی اور Free Inquiry Magazine میں Why I am not a Muslim? کے نام سے مضامین لکھنے شروع کیے۔¹ آج کل ابن وراق World Encounter Institute کا وائس پریزیڈنٹ ہے یہ ایک ادارہ ہے جس کا مقصد انٹرنٹ سطح پر مختلف جراندورسائل شائع کرنا ہے جن کے ذریعے عوام میں بائبل میں مذکورہ پیغمبروں اور یونانی فلسفیوں کی روح کو دوبارہ زندہ کرنا ہے اور مغربی تہذیب کی فضیلت اور اہمیت بیان کرنا ہے اور اسلام کو ایکسپوز کرنا ہے۔² 1998ء میں ابن وراق نے Institute for the Secularisation of Islamic Society نامی ایک ادارہ بھی قائم کیا کہ جس کا مقصد سیکولر افکار کو اسلامی معاشرے میں فروغ دینا ہے۔³

ایڈورڈ سعید کا تعارف:

ایڈورڈ ویلیو سعید (Edward.Wadie Said) (1935-2003) ایک فلسطینی نثر اد امریکی دانشور و مفکر تھے کہ جن کا شمار اس صدی کے چند نامور دانشوروں میں ہوتا ہے، ایڈورڈ سعید (University of Columbia (USA) میں لیٹرچر کے پروفیسر تھے۔ مذہبی اعتبار سے سعید ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئے بعد ازاں Agnostic ہو گئے۔ مغربی نفسیات، سیاست، میڈیا اور کلچر کے حوالے سے کافی کام کر چکے ہیں اور اسی حوالے سے انکی متعدد کتب بھی منظر عام پر آچکی ہیں۔ اس حوالہ سے انکی سب سے مقبول ترین کتاب شرق شناسی (Orientalism) ہے کہ جس کا ترجمہ دنیا کی (30) تیس زبانوں میں ہو چکا ہے۔⁴ Orientalism کتاب میں ایڈورڈ سعید نے محققانہ طور پر دلائل کے ذریعے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ:

۱۔ ادارۃ الاستشرق اور مستشرقین مغربی سامراج کے سائے تلے پل رہے ہیں۔⁵

۲۔ اس ادارہ کا مقصد مشرق پر مغربی غلبہ حاصل کرنا ہے۔⁶

۳۔ اس ادارہ کا مقصد مشرق بلخصوص عرب اور مسلمانوں کی ڈراموں، فلموں اور رنگ آمیزی (Painting) کے ذریعے غلط اور منفی تصویر دنیا کے سامنے لانا ہے۔⁷ اس کے برعکس مرتد اسلام ابن وراق کی یہ رائے ہے کہ ایڈورڈ سعید کے یہ تئیں دعوے غلط ہیں۔⁸

۱۔ ادارۃ الاستشرق اور مستشرقین سامراج نہ تھے۔⁹

۲۔ مستشرقین کسی سے اسی مقصد کے لیے مشرق کا سفر اور اسلام کا مطالعہ نہیں کرتے تھے، بلکہ وہ توسفر صرف محبت و اتحاد اور مطالعہ صرف علم و تعلیم کے لیے کیا کرتے تھے۔¹⁰

۳۔ مغربی آرٹ، پیٹنگ اور تراووں میں مشرق اور اسلام کے لیے ہمدردی پائی جاتی تھی برخلاف ایڈورڈ سعید کے دعوے کے۔¹¹

مستشرقین کے بلاد مشرق میں سفر: (Travelers in the Orient)

اس عنوان کے تحت ابن وراق نے 16-17 صدی کے مستشرق سیاحوں کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ جن نے مشرق بلخصوص اسلامی بلاد کا سفر کیا تھا اور مشرقی لوگوں بلخصوص مسلمانوں کی تعریفیں کی تھیں۔ اس کے ذریعے مصنف یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ مستشرقین دنیا کے سامنے اسلام کی مثبت تصویر پیش کرتے تھے نہ کہ منفی۔ مثلاً:

۱۔ Adam Olearius

نامی ایک جرمن مستشرق و سیاح تھا۔ 1633ء میں اس نے فارس (Persia) کا سفر کیا اور واپس آکر اس نے فارس، اور فارس کے لوگوں کی خوب تعریفیں کیں کہ وہاں کے بازار، مساجد، باغیچے اور حمام بہت خوبصورت ہیں۔ فارس کے لوگ چوری سے سخت نفرت کرتے ہیں، انتہائی صاف ستھرے لوگ ہیں اور بہت دوستانہ ہیں۔¹²

۲۔ Jean Chardin

یہ ایک فرانسیسی سنہارا و سیاح تھا، 1625ء میں پہلی دفعہ ہندوستان اور فارس کے لیے روانہ ہوا تھا۔ واپس لوٹنے کے بعد اس نے فارس کے باشندوں کے متعلق لکھا کہ فارس کے باشندے اجنبی کے ساتھ انتہائی رحم دل ہیں، بہت مہمان نواز اور تحمل مزاج ہیں۔ اور مذہبی معاملات میں ایماندار اور صبر ناک ہیں۔¹³ یہاں ابن وراق نے بہت علمی خیانت سے کام لیا ہے Adam Olearius اور Jean Chardin کی ان باتوں کا تو ذکر کیا ہے جو ان نے فارس کے لوگوں کی تعریف میں کہیں پر ان باتوں کا ذکر سرے سے کیا ہی نہیں جو ایڈم اور جین نے فارس کے مسلمانوں کے خلاف کہیں تھیں مثلاً:

THE PERSIANS APPEARANCE (PP:313-319)

اس عنوان کے تحت Adam Olearius اپنی کتاب میں فارس کے باشندوں کا مذاق اڑاتا ہوا لکھتا ہے کہ فارسیوں کی موچھیں ان کے منہ کے اندر آتی ہیں اور یہ ان نے حضرت علی کی یاد میں رکھی ہیں، اور وہ موٹے ہیں، اور وہ کتے کی طرح پیشاب کرتے ہیں

"They piss like dogs against the wall"

فارسی عورتوں اور انکے حجاب کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"Neil does oftentimes, under very rich clothes, hide very ugly women (THE PERSIANS VICES (PP:319-320)

اس عنوان کے تحت ایڈم لکھتا ہے کہ فارس کے لوگ دنیا کے عیاش پرست لوگ ہیں۔ انکی بہت سی بیویاں، مدخلہ ہوتی ہیں اور جگہ جگہ پر لونڈیاں کھڑی ہوتی ہیں۔ ان کے بادشاہ ججزوں کا مجرہ دیکھتے اور جو، ججز اباد شاہ کو دل پر اچھا لگ جاتا ہے تو اسے اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ ان میں ہم جنس پرستی نہ گناہ ہے اور نہ ہی اس پر انکو سزا ملتی ہے۔ انکا بادشاہ جب کسی ملک جاتا ہے تو 360 لونڈیوں کو ساتھ لے کر جاتا ہے۔

"Muhammadan Law allows them to be luxurious"

فارسی باشندے اپنی شہوت بڑھانے کے لیے قدرتی جڑی بوٹیوں کا استعمال کرتے ہیں اور پھر ہم بستری کرتے ہیں، ان میں شراب نوشی عام ہے یہاں تک کہ فارس کی مسجد میں بھی تمباکو نوشی کرتے ہیں۔

مزید لکھتا ہے کہ فارس کا بادشاہ اتنا ظالم ہے کہ ایک لڑکے کو گناہ کے سبب کتوں کے سامنے ڈال دیا۔

"The King was so incensed that he commanded him (the boy) to be cast to the dogs, to be torn to pieces by them (MARRIAGE AND POLYGAMY, PP:325-330)

اس عنوان کے تحت ایڈم لکھتا ہے کہ اگر کوئی خاوند اپنی بیوی کو شادی کی پہلی رات شبیہ پاتا تو قانوناً اسکے کان اور ناک کاٹ دیتا اور اس کو طلاق دے دیتا۔

"The bride groom, who finds his bride broken upto his hands (not a virgin) may be lawfully cut off her nose & ears & turn her away" اس کے مردوں کو کھلی آزادی ہے جبکہ عورتوں پر سختی ہے۔

CIVIL LAW AND PUNISHMENTS (PP:370)

مصنف کہتا ہے کہ "Their punishments are cruel" " ایک بندے کے سزا کے طور پر ہاتھ، ناک، کان اور پاؤں کاٹ کر اسی کو کھانے کا حکم دے دیا۔¹⁴

اسی طرح Jean Chardin نے بھی ایڈم کی طرح اپنی کتاب میں شروع کے کچھ فکرے تو فارسیوں کی تعریف میں کہیں لیکن اسکے بعد صرف اور صرف انکی برائیاں کہیں۔ مثلاً جین لکھتا ہے کہ جب فارس کے باشندوں نے کسی کو گالی دینی ہو تو اس کو دہریہ، یہودی یا عیسائی کہہ کر پکارتے ہیں۔ انتہائی دروغ گو لوگ ہیں۔

"They are liars in the highest degree"

چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں، بے اعتباری لوگ ہیں، چیز لے کر پیسے نہیں دیتے، منافقت ان میں عام ہے۔¹⁵

The Turk And Orientalism in French Travel Literature, 1520-1660

اس عنوان کے تحت ابن وراق نے متعدد فرانسیسی مستشرق سیاحوں کا ذکر کیا ہے جو ترکی گئے تھے اور واپس آکر ان نے مسلمانوں کی تعریفیں کیں اور ان کے متعلق مثبت ریماکس دیئے۔ مثلاً

۱۔ Bertandon LaBroquiere

نامی ایک فرانسیسی سیاح تھا جس کی 15th صدی میں دمشق میں ایک ترکی قافلے سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ لکھتا ہے کہ ترکی کا سلطان بہت انصاف پسند ہے اور ترکی کے لوگ بہت سخی ہیں، جو کوئی غریب انکو ملتا اسکو چندہ دیتے اور اپنے ساتھ کھانا کھلاتے۔ جو ہم نہیں کرتے (مغربی لوگ) اور ہر حال میں وہ اللہ کا شکر ادا کرتے نہیں تھکتے ہیں۔¹⁶

۲۔ Palerne

نامی سیاح لکھتا ہے کہ اتنے سارے لوگوں کا اسلام قبول کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اسلام میں نرمی، خود مختاری اور آزادی پاتے ہیں۔¹⁷

"To Find Islam of such gentleness & liberty"

۳۔ Louis Dechayes

یہ انگلستانی تھا وہ لکھتا ہے کہ قسطنطنیہ میں مسلمانوں کے دور حکومت میں یہود کو عیسائیوں کے دور حکومت سے زیادہ حقوق حاصل تھے۔

اور عیسائیوں کو اتنی ہی آزادی حاصل تھی جتنی آزادی ان کو کسی عیسائی ملک میں ہوتی تھی۔¹⁸

یہاں ابن وراق نے ان مستشرقین کا تذکرہ کیا ہے جن نے ترکوں کی تعریف کی ہے پر ان کا ذکر نہیں کیا جن مستشرقین نے ترکوں کی برائی کی ہے اور مذاق اڑایا ہے۔ مثلاً:

مارٹن لوتھر (Martin Luther) (1483-1546) ترکوں کو خدا کا آخری دشمن کہتا تھا اور ترکوں کو عیسائیوں پر ان کے گناہوں کے سبب عذاب الہی سمجھتا تھا۔¹⁹

"Turks were the last enemies of God"

16th صدی میں عیسائی مستشرقین نے ترکوں کو قاتل، عزتیں لوٹنے والے، مفسدی قرار دیا اور ساتھ ہی ساتھ ان پر عیسائیوں پر ظلم، غارت گری، اور انکے چرچ کی بے حرمتی کا

الزام بھی لگایا۔ خلافت عثمانیہ میں ترکوں کے خلاف پمفلٹ کے صورت میں پروپیگنڈے کروائے گئے۔ عیسائی مستشرقین کی جانب سے ترکوں کو غیر مہذب، بے رحم، ناپاک، زناکار، اور انتہائی نفرت انگیز قرار دیا گیا۔

"They (Turks) were depicted as uncivilized, cruel, licentious and utterly repulsive"

مزید ترکوں کو وحشی (Barbarian) قرار دیا گیا۔²⁰

چودھویں صدی سے مستشرقین کو ترک سے اس درجہ نفرت ہو گئی تھی کہ ان نے ترک کا نام ہی بگاڑ دیا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ لفظ ترک "تارتارس (Tartars)" سے نکلا ہے، اور یہ وہ قوم ہے جو "تارتارس" نامی جہنم سے نکلی ہے۔

بعد میں آنے والے مستشرقین نے تو عربوں کو یا جوج اور ترکوں کو ماجوج قرار دیے دیا۔²¹

ORIENTALISM IN PAINTING AND SCULPTURE, MUSIC AND LITERATURE

اس عنوان کے تحت ابن وراق کا کہنا ہے کہ مستشرقین کی پینٹنگز میں عالمی بھائی چارہ پایا جاتا ہے۔ ان نے مسلمانوں اور ان کے سلاطین (ترک و مغل) کی بھی مثبت تصاویر بنائی ہیں۔ اور بعض مستشرق آرٹسٹز نے تو اپنی زندگیاں انسانی حقوق اور اپنی پینٹنگز کے ذریعے غلاموں کی آزادی کے لیے وقف کر دی تھیں۔ اور اسی طرح ان کے ترانوں اور گانوں میں بھی اسلام اور مشرق کے لیے ہمدردی پائی جاتی ہے۔²²

لیکن دلائل کی روشنی میں ابن وراق کا یہ دعویٰ بھی غلط ثابت ہوتا ہے۔ اگر مشرق، عربوں اور اسلام سے متعلق مستشرقین کی پینٹنگز اور مغربی ڈراموں اور فلموں کا جائزہ لیا جائے تو کوئی بھی انصاف پسند اسی نتیجے پر پہنچے گا کہ ان میں مشرق اور بالخصوص مسلمانوں کے خلاف قصد اور عمدہ منفی تصویر کو اجاگر کیا گیا ہے۔ مثلاً:

Paul Louis Bouchard (French, 1853-1937)

پال فرانسسی مستشرق آرٹسٹ تھا۔ اس نے اپنی مصوری میں ایک لونڈی کو مسلمان بادشاہ کے سامنے ننگا مجرہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

Paul Alexzandre Alfred (French, 1860-1942)

الفرڈ بھی ایک فرانسسی مستشرق آرٹسٹ تھا۔ اس نے اپنی مصوری میں ایک لونڈی کو ایک عرب بادشاہ کے سامنے ننگا پتے ہوئے دیکھا ہے۔

Julius Victor Berger (German, 1850-1902)

وکر ایک جرمن مستشرق تھا۔ اس نے اپنی پینٹنگ میں ترکی کے بادشاہ کی گود میں جو ان لڑکیوں کو نیم برہنہ بیٹھا ہوا دیکھا ہے۔

Frank Buchser (Swiss, 1828-1890)

فرنک نے ایک حبشی برہنہ حریم کی تصویر بنائی ہے۔

Giacomo Mantegazza (Italian, 1853-1920)

اس نے اپنی تصویر میں شام کے وقت ایک برہنہ حریم کو ناپتے ہوئے مسلمان بادشاہ کے سامنے دیکھا ہے اور یہ تاثر دیا ہے کہ مسلمان بادشاہ دن کو بھی ننگے مجرے دیکھتے تھے اور رات

کو بھی۔²³

Jean Leon Gerome

جیز نے اپنی مصوری میں عرب میں (Slavery Market) لونڈیوں کے بازار کی تصویر کشی کی ہے اور یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ جب عرب اپنی کسی لونڈی کو بیچنے لگتے تو اسے ننگا کر کے بازار میں کھڑے ہو جاتے جیسے کسی جانور کا بازار میں سودا کیا جا رہا ہو۔

مزید اس نے ترک خواتین کی برہنہ ایک ہی حمام میں غسل لینے اور غیر مہذب انداز میں ایک دوسرے کے ساتھ لیٹنے اور بیٹھنے کی تصاویر بنائی ہیں۔²⁴ اسی طرح اگر مغربی فلموں اور ڈراموں کو بھی دیکھا جائے تو ان میں بھی مشرق بلعموم اور اسلام و عربوں کی بالخصوص منفی تصویر دیکھائی جا رہی ہے۔ مثلاً:

Taken

اس فلم میں دیکھا گیا ہے کہ عرب شیوخ باکرہ لڑکیوں سے جبراً زنا کرنے کے شوقین ہیں۔²⁵

True lies

اس میں ایک عرب مسلمان کو دہشت گرد دیکھا گیا ہے اور فلم کے آخری حصہ میں وہ کہتا ہے کہ "I give you my words" میں تمہیں اپنی زبان دیتا ہوں جس کے بعد اس پر کوئی اعتبار نہیں کرتا، اس سے صاف یہ بات باور کروائی جا رہی ہے کہ مسلمان بے اعتبار ہیں ان پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا

Aladdin Cartoon

اعلیٰ دین کارٹون جو مشرق و مغرب میں بچہ دیکھتا ہے اس کے گانے میں یہ الفاظ ہیں کہ چوری کرنا، دھوکہ دینا، دہشت پھیلانا عربوں کو انکا مذہب ان کاموں کی اجازت دیتا ہے۔

"Its barbaric but its Holy"²⁶

Rise of an Empire 300

یہ فلم فارس اور یونان کے درمیان تعلقات اور جنگ پر مبنی ہے (اور ابن وراق کا کہنا ہے کہ موجودہ مغربی تہذیب دراصل یونانی تہذیب ہے اور فارسی باشندے موجودہ مشرقی لوگ ہیں چنانچہ) اس فلم میں فارس کے لوگوں کو وحشی، ظالم، فساد دیکھا گیا ہے جبکہ یونانیوں کو رحم دل، امن پسند اور بہادر دیکھا گیا ہے۔²⁷

Escape Plan

اس فلم میں بھی دیکھا گیا ہے کہ دھوکہ دینا مسلمانوں کے دین میں جائز ہے۔²⁸ (یعنی مسلمان دھوکہ باز ہیں)

Shahad

یہ فلم سحر من مسلمانوں کی زندگی پر مبنی فلم ہے جن کی زندگی اسلامی اور جدید دنیا (مغربی تہذیب) کے درمیان گھومتی رہتی ہے اور انکو دونوں میں ایک کا انتخاب کرنا ہوتا ہے، (اسکا مقصد یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات موجودہ دور میں ناقابل عمل ہیں)۔

Harem

اس میں ترکی کے مسلمان بادشاہ کو دیکھا گیا ہے کہ اس نے اپنی ایک خاص مدخولہ رکھی ہوتی ہے بعد میں اس سے شادی کر لیتا ہے اور اس کی بیوی کی خدمات اور اسے غسل دینے کے لیے بادشاہ نے ایک بچہ بھی رکھا ہوتا ہے جس کے ساتھ بادشاہ کی بیوی ناجائزہ تعلقات قائم کر لیتی ہے۔ اور بادشاہ کے یورپ فرار ہونے کے بعد اس سے شادی بھی کر لیتی ہے۔

Kandahar

یہ دو افغانی بہنوں کی کہانی ہے ایک بہن کنڈا میں بڑی ہوتی ہے اور دوسری افغانستان میں، افغانستان والی خود کش بن جاتی ہے اور کنڈا والی امن پسند بن جاتی ہے۔²⁹

حواشی و حوالہ جات

1. en.wikipedia.org/wiki/Ibn_Warraq (accessed on February 9, 2015, 6:40 PM)
2. www.newenglishreview.org/World_Encounter_Institute (accessed on February 9, 2015, 2 6:40PM)
3. en.wikipedia.org/wiki/Ibn_Warraq (accessed on February 9, 2015, 6:50 PM)
4. http://www.edwardsaid.org/ (accessed on February 9, 2015, 7:30 PM)
- 5- ایڈورڈ ویلیو سعید، شرق شناسی، ص: پیش نظر، مترجم: محمد عباس، طبع اول تا سوم: 2005-2012ء ناشر: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد
- 6- نفس مصدر، ص: 360-362
- 7- نفس مصدر، ص: 3-7
- 8- نفس مصدر، ص: 24
9. Ibn Warraq, DEFENDING THE West A Critique of Edward Said's Orientalism, 8 (Prometheus Books, USA, 2007), pp. 19-54
10. Ibid, P: 407
11. Ibid
12. Ibid, P: 301-306
13. Defending The West, p. 151
14. Ibid, P: 153
15. https://depts.washington.edu/silkroad/texts/olearius/travels.html# (accessed on February 10, 2015, 8.00 AM)
16. https://depts.washington.edu/silkroad/texts/chardin/chardin.htm (accessed on February 10, 2015, 8:45 AM)
17. DEFENDING THE WEST, pp. 153
18. Ibid, P: 156
19. Ibid
20. ieg_ego.eu/en/threads/models_and_stereotypes/from_the_turkish_menace_to_orientalism/felix_konrad_from_the_turkish_menace_to_exoticism_and_orientalism_1453-1914#InsertNoteID_0 (accessed on February 10, 2015, 10:55 AM)
21. Ibid
- 22- عبد القادر جیلانی، ڈاکٹر، اسلام، پیغمبر اسلام ﷺ اور مستشرقین مغرب کا انداز فکر، ص: 183، مرتب: آصف اکبر، طبع: 2010ء، مطبع: روشن پرنٹرز، لاہور
23. DEFENDING THE WEST, p. 305-306

24. www.liveinternet.ru/user/ehdu/post251286593/ -
(accessed on February 10, 2015, 12:50 PM)
25. www.google.com.pk/search?orientalism&biw=1347&bih=708&source=Inms&tbm=isch&sa=x&sqi=2&ved=OCAYQ_AUoAWoVChMIzIqyubngyAIVhNqmCh1 TRwMn&dpr=0.95 (accessed on February 10, 2015, 2:05 PM)
26. www.dailymotion.com/video/x21c238 (accessed on February 10, 2015, 2:17 PM)
27. http://tune.pk/video/3178169/Edward_said_on_orientalism (accessed on February 10, 2015, 7:45 PM)
28. www.imdb.com/title/tt1253863/ (accessed on February 10, 2015, 8:00 PM)
29. http://tune.pk/video/4954046/the_best_movie_escape_plane_full_free_online_brrip (accessed on February 10, 2015, 8:08 PM)
30. www.imdb.com/list/Is004588181/ (accessed on February 10, 2015, 8:16 PM)